اسلامی لباس

ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، آکسفورڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

مولانا محمد فاروق صاحب ندوی آسامی مقیم دوحہ مد ظلہ ہمارے قریبی اور عزیز دوست ہیں، وہ فطرتاً ادیب ہیں، ان کی فکر میں اعتدال وتوازن ہے، وہ دین ومسلک کے فرق سے اچھی طرح واقف ہیں، دین میں تصلب، اور مسلک میں توسع کے قائل ہیں، ان کی جانب سے درج ذیل پیغام موصول ہوا:

جناب ڈاکٹر محمد اکرم صاحب ندوی حفظہ اللہ سے اُمید کی جاتی ہے کہ اسلامی وغیر اسلامی لباس کے موضوع پر ایک مفصل و مدلل مضمون صادر ہو جس کو اپنا کر ہم اپنے ایمان و اسلام پر قائم رہ سکیں۔ وجزاکم اللہ خیراً۔

جواب

اس مسئلہ کے تعلق سے ذہنوں میں غیر معمولی افراط و تفریط ہے، اسی افراط و تفریط کا نتیجہ وہ بد نما تشدد ہے جس نے برصغیر میں ایک "اسلامی میک اپ" کی شکل اختیار کر لی ہے۔ عام علماء و مشائخ کے نزدیک یہی میک اپ دینداری کی علامت سمجھا جارہا ہے۔ جو یہ میک اپ نہیں اختیار کرتا اس پر غیر دین دار ہونے کا لیبل چسپاں کر دیا جاتا ہے، اور جو اسے اختیار کرتا ہے اسے دین دار کہا جاتا ہے۔ اسی میک اپ کو عام طور سے لوگ شرعی یا اسلامی لباس بھی کہتے ہیں۔

مناسب ہوگا کہ اس موقع پر دین اور کلچر کا فرق واضح کر دیا جائے، کیوں کہ جو تفصیل آگے آ رہی ہے اس کا سمجھنا ان دونوں کے درمیان تمیز کرنے پر موقوف ہے۔ دین نام ہے خدا کی عبادت واطاعت کے راستہ کا۔ عبادت میں بنیادی طور پر ایمان اور اسلام کے ارکان داخل ہیں، اطاعت کا دائرہ وسیع ہے، اس میں سرفہرست حلال وحرام کے مسائل ہیں۔

کلچر کسی قوم یا معاشرہ کے اجتماعی افکار، رسوم وعادات کا نام ہے، کلچر پر اس قوم اور معاشرہ کے معتقدات اور روایات کی گہری چھاپ ہوتی ہے۔ یہ معتقدات وروایات اگر مشرکانہ وکافرانہ ہیں تو کلچر غیر اسلامی ہوگا، اور جب تک اس کی تطہیر نہ ہو جائے وہ اسلام کے لئے ناقابل قبول ہوگا۔ اس کا مطلب ہے کہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے اپنے کلچر کا ترک کرنا ضروری نہیں، بلکہ اس کلچر کی تطہیر فرض ہے۔

مثال کے طور پر عام قوموں میں کھانے کا جو طریقہ رائج ہے، اس کی بعض چیزیں دین اسلام سے متعارض ہیں، اور بعض چیزیں متعارض نہیں۔ اسلام نے حلال اور حرام جانوروں کی تفصیل واضح کی ہے، اور حلال جانوروں کے لئے خدا کے نام پر ذبح کرنے کو شرط قرار دیا ہے۔ رہی یہ بات کہ حلال جانوروں کو ذبح کرنے کے بعد ان کا گوشت کس طرح پکایا جائے، اور ان سے کیسی ڈشیں تیار کی جائیں، تو ان میں سے کوئی چیز دین کے منافی نہیں۔ نبی کریم ﷺ گوشت بھون کر کھاتے تھے، اس سے بنی ہوئی ثرید بھی تناول فرماتے تھے، ہندوستان میں لوگ گوشت سے کباب، قورمہ، اور پتہ نہیں کیا کیا بناتے ہیں، سب سے مقبول ہندوستانی کھانا بریانی ہے۔ سنٹرل ایشیا میں بخاری پلاؤ کا رواج ہے، ترکوں کا کھانا الگ ہے، اور شام اور لبنان والوں کا الگ، جو کھانا بھی حلال ہوگا خواہ وہ کسی کلچر کے مطابق تیار کیا گیا ہو وہ اسلامی ہوگا۔

اسی طرح لباس میں پہلی چیز یہ دیکھنے کی ہے کہ جسم کا کون سا حصہ چھپانا ضروری ہے، اور وہ کون سا لباس ہے جسے شریعت نے حرام نہیں کیا ہے، یعنی کسی لباس کے اسلامی یا شرعی ہونے کی دو شرطیں ہیں:

پہلی شرط یہ ہے کہ وہ ساتر عورت ہو، ستر عورت کے متعلق مردوں اور عورتوں کے احکام جدا گانہ ہیں جو بالعموم لوگوں کو معلوم ہیں، اور جن کی تفصیلات آسانی سے جانی جاسکتی ہیں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ لباس حرام نہ ہو اور نہ اس کے پہننے سے کسی حرمت کا ارتکاب ہوتا ہو، مثلاً مردوں کے لئے ریشم کا کپڑا پہننا جائز نہیں، اسی طرح لباس کا انداز ایسا نہ ہو جس سے تکبر پیدا ہو، یا چال میں اتراہٹ پیدا ہوتی ہو۔

اگر یہ دو شرطیں پوری ہوں تو وہ لباس اسلامی ہوگا خواہ وہ کسی کلچر کا ہو، اسلام کے اولین دعاۃ یعنی صحابہ کرام، تابعین عظام اور ان کے متبعین رضی اللہ عنہم نے لباس کے تئیں کسی قوم کا کلچر نہیں بدلا، اور نہ زبردستی اپنا کلچر کہیں تھوپا، اسی کا نتیجہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونے والی قوموں کا طرز پوشاک جدا جدا ہے، افغانوں، پاکستانیوں، ہندوستانیوں، بنگلہ دیشیوں، انڈونیشیا اور ملیشیا کے مسلمانوں، اسی طرح افریقہ کے مختلف ممالک کے مسلمان باشندوں کے لباس الگ الگ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ عام طور سے دو بے سلے ہوئے کپڑے پہنتے تھے، اگر کسی لباس کو سنت کہا جا سکتا ہے تو وہ یہی لباس ہوگا۔ ظاہر ہے کہ اس پر کسی فقیہ وعالم کا عمل نہیں۔

مختلف ممالک کے مسلمانوں کے لباسوں میں قدر مشترک یہی ہے کہ وہ ساتر ہیں اور حلال ہیں۔ اس قدرِ مشترک کے بعد ان کا ثقافتی تنوع قابل قبول ہی نہیں بلکہ پسندیدہ ہے۔ اسی طرح مغرب کی قوموں کا طرز لباس مختلف ہے، اگر مغربی لباس میں مذکورہ دونوں شرطیں پائی جائیں گی تو وہ بھی اسلامی ہوگا۔ آج مسلمانوں کی اغلبیت ساحقہ مغربی لباس کو پہنتی ہے، مغربی ممالک کے علماء ومشائخ بھی یہی لباس پہنتے ہیں، اور عام مسلمان بھی یہی لباس پہنتے ہیں۔

لباس کے متعلق یہ رویہ اپنانا کہ ہمارا طرز ہی شرعی ہے یہ تکبر کی علامت ہے۔ تکبر ہر چیز کو ناپاک کر دیتی ہے۔ ظاہر پرستی کو چھوڑ کر ہمیں اپنے ایمان اور اعمال کی اصلاح پر توجہ دینی چاہئے۔ قرآن کریم میں ہے: وَلِبَاسُ ٱلتَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ (سورۃ الاعراف، آیت ۲۶)، نیز وَعِبَادُ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى ٱلْأَرْضِ هَوْنًا الی آخر الآیۃ (سورۃ الفرقان، آیت ۶۳)۔

اللہ تعالی ہم سب کو صلاح وتقوی کی توفیق دے، اور مسلمانوں کے خلاف ناجائز فتوی بازیوں سے ہمیں محفوظ رکھے، آمین۔

ALAWRAAQ
Publications
www.alawraaq.com